قُل شریف کیا ہے؟

تالیف

مُنیر احمد یُوسفی ایم۔اے

مُدیرِ اعلیٰ ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور

مِلنے کا پتا

نگینہ کُتب خَانہ

۴۹۔عُمر دین روڈ وسن پُورہ

لاہور پوسٹ کوڈ ۵۴۹۰۰

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے رجوع کا واقعہ:

ان (حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ) سے منقول ہے کہ قبر کے پاس قرآن پاک پڑھنا بدعت ہے۔ یہ بات ہشیم نے نقل کی ہے۔ حضرت ابوبکر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ بات حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے ایک جماعت نے نقل کی ہے لیکن اس کے بعد انہوں نے رجوع کر لیا تھا۔

چنانچہ جماعت سے منقول ہے کہ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے ایک نابینا شخص کو قبر کے پاس قرآن مجید پڑھنے سے منع کیا اور فرمایا کہ قبر کے پاس قرآن مجید پڑھنا بدعت ہے (یہ بات سن کر) حضرت محمد بن قدامہ جوہری علیہ الرحمہ نے کہا اے ابو عبداللہ (یہ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) حضرت مبشر حلبی (علیہ الرحمہ) کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ فرمایا وہ ثقہ (با اعتماد) ہیں۔ حضرت محمد بن قدامہ علیہ الرحمہ نے کہا مجھے حضرت مبشر حلبی (علیہ الرحمہ) نے اپنے والد عبدالرحمٰن بن علاء کے بارے میں بتایا کہ انہوں نے وصیت کی تھی کہ جب ان کا انتقال ہو جائے تو ان کی قبر کے پاس سورۃ البقرہ کی ابتدائی آیات (الم سے ھم المفلحون تک) اور آخری حصہ (للہ ما فی السماوات سے سورت کے آخر تک) پڑھا جائے۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی اس بات کی وصیت کی تھی۔ یہ سن کر حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا جاؤ اس شخص سے کہو کہ قبر کے پاس قرآن مجید پڑھے۔ حضرت خلال علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ابو علی حسن بن ہشیم بزار نے بیان کیا اور وہ ثقہ (معتمد علیہ) اور مامون ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ اس نابینا شخص کے پیچھے نماز پڑھتے تھے جو قبرستان میں قرآن مجید پڑھا کرتا تھا۔ (''المغنی'' لابن قدامہ جلد ۳ ص ۵۱۷۔۵۱۸)
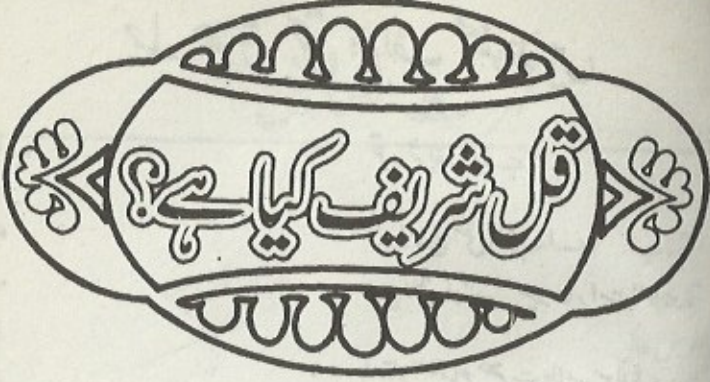
نام کتاب	:	قل شریف کیا ہے؟
مؤلف	:	منیر احمد یوسفی (ایم۔اے) مدیر اعلیٰ ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور
تقدیم	:	استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد صدیق ہزاروی صاحب
حسبِ فرمائش	:	قارئین کرام ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور۔
بار اول	:	دو ہزار دو سو
بار دوم	:	گیارہ سو
سن اشاعت پہلی مرتبہ	:	1419ھ
سن اشاعت دوسری مرتبہ	:	1420ھ
ہدیہ	:	10 روپے
ناشرین	:	صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی صاحبزادہ حافظ خلیل احمد یوسفی صاحبزادہ محمد ابوبکر صدیق یوسفی
ملنے کا پتا	:	نگینہ کتب خانہ' 49 ۔ عمر دین روڈ' وسن پورہ' لاہور۔ پوسٹ کوڈ 54900 (پاکستان)

تصحیح و اضافہ شدہ ایڈیشن

فہرست مضامین

بفیضانِ نظر

قطب جلی پیر طریقت رہبر شریعت نیّراوجِ شرافت، مصرِ محبت، زبدۃ العارفین، پیکر صدق و صفا، عاشقِ رسول، فنافی الرسول، پروانۂ شمعِ توحید و رسالت

حضرت قبلہ علامہ مولانا

حاجی محمد یوسف علی صاحب نگینہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

مرکز انوار و تجلیات

آستانۂ عالیہ پیلے گوجراں شریف چک نمبر 176 گ۔ب، تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

انتساب

بندہ ناچیز اس کتاب کو اپنے والدین مرحومین کے نام منسوب کرتا ہے اور دُ
ہے کہ جتنے لوگ اس کتاب کو پڑھیں وہ اپنی فکر کو قرآن و حدیث کے مطابق درس
لیں اور جو جو دینی بزرگ اور دوست اپنے کسی عزیز، رشتہ دار کو قل شریف پڑ
ایصال ثواب کریں، وہ دُعا میں بندہ ناچیز کے والدین کو بھی یاد رکھیں۔

منیر احمد یوسفی عفی

تقدیم

اختلاف رائے دلائل کی روشنی میں اور اصلاح کی نیت سے ہو تو باعث رحمت ہوتا ہے، اگر اس کی بنیاد شخصیت پرستی، ضد، عناد اور انا کی تسکین ہو تو یہ قابل مذمت ہی نہیں، بلکہ اس سے راہ اعتدال کی تلاش بھی ناممکن ہو جاتی ہے۔

اہلسنت کے معمولات جو صدیوں سے مسلمانوں میں مروج ہیں، ان کے طریق کار سے اگر کہیں اختلاف کی راہ نکلتی اور اس کے ازالہ کی کوشش کی جاتی، تو یہ سعی یقیناً قابل تعریف ہوتی، لیکن ہمارا المیہ یہ ہے کہ اہلسنت کے مخالف فرقوں نے معمولات اہلسنت کی شرعی حیثیت کے تعین کے سلسلے میں ان کے موقف سے آگاہی کے بغیر یا جاننے کے باوجود محض عناد کی بنیاد پر شرک و بدعت کے فتویٰ کو اپنا وطیرہ بنا رکھا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ ایصال ثواب کے جواز سے کسی بھی مکتب فکر کے اہل علم نے انکار نہیں کیا اور اس مسلمہ حقیقت سے بھی انکار کی مجال نہیں کہ "ایصال ثواب" کے لئے قرآن و سنت میں کسی خاص طریقے یا مخصوص وقت کا تعین نہیں کیا گیا۔

اس بنیاد پر اہلسنت و جماعت نے میت کے "ایصال ثواب" کی خاطر "سوئم" "دسواں" "چہلم" "ششماہی" اور "سالانہ" ختم قرآن کا طریقہ اختیار کر رکھا ہے جو محض جواز کی حد تک تسلیم کیا جاتا ہے اور اگر اس کے علاوہ کوئی دوسرا طریقہ اختیار کیا جائے تو اس میں کسی قسم کی قباحت نہیں ہو گی۔ بنیادی بات "ایصال ثواب" ہے جس کے لئے کوئی بھی انداز اور وقت اختیار کیا جا سکتا ہے۔

"ایصال ثواب" کے طریقوں میں سے ایک طریقہ "قل خوانی" کہلاتا ہے۔ جس کی صورت یہ ہے کہ فوت شدہ مسلمان کے ماں باپ، اولاد، بہن بھائی، دوست، احباب اور رشتہ دار اس کے فوت ہونے کے دوسرے یا تیسرے دن جس طرح آسانی سمجھیں جمع ہو کر قرآن پاک کی سورت اخلاص پڑھ کر میت کو "ایصال ثواب" کرتے ہیں۔

لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ شرک و بدعت کے فتوٰی کا شوق پورا کرنے وا
گروہ نے یہاں بھی اپنے ذوق کی تکمیل کو ضروری سمجھ رکھا ہے۔ درویش منش اور سنّ
نبوی ﷺ کے پابند عالم دین، مبلغ اسلام، علامہ منیر احمد یوسفی جن کی ذات گرامی علم
روحانی اور تبلیغی اصلاحی حلقوں میں محتاج تعارف نہیں ہے، خطابات کے علاوہ اپنے مو
جریدہ "سیدھا راستہ" کے ذریعے قوم کی علمی اور دینی راہنمائی کا فریضہ انجام دے ر
ہیں۔

زیر نظر کتاب "قل شریف کیا ہے؟" میں انہوں نے جہاں مخالفین اہلسنّت کی دورنگی
سے پردہ اٹھایا ہے کہ کس طرح وہ اپنی مرضی کی تقریبات کو جواز کا لبادہ اوڑھاتے ہیں او
اہلسنّت کے معمولات کو بدعت و شرک قرار دیتے ہیں، وہاں انہوں نے قل شریف (سور
الاخلاص) کے پڑھنے کی فضیلت اور اس سے میت اور خود پڑھنے والے کو حاصل ہو
والے ثواب کو نہایت مستند انداز میں واضح کیا اور ہر بات باحوالہ ہی نہیں، بلکہ بے شمار حوال
جات سے مزین انداز میں تحریر فرمائی ہے۔

بنابریں یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ معتدل مزاج حضرات کے لئے یہ رسالہ مبارکہ یقین
مشعل راہ بنے گا۔ البتہ تعصب کی پٹی آنکھ پر بندھی ہو تو اس کا کوئی علاج نہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت علامہ منیر احمد یوسفی مدظلہ العالی کی دینی خدمات
کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی اور شرف قبولیت عطا فرمائے اور اس رسالہ مبارکہ کو امت
مسلمہ کے لئے خضر راہ بنا کر اس کے افادہ و استفادہ کو عام فرمائے۔

آمین بجاہ نبیہ الکریم علیہ التحیہ والتسلیم

محمد صدیق ہزاروی
جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
۱۹ شعبان المعظم ۱۴۱۸ھ
۲۰ دسمبر ۱۹۹۷ء (ہفتہ)

عرض حال

پچھلے ڈیڑھ سو سال سے اسلام میں نت نئے فرقے اور فتنے پیدا ہو رہے ہیں۔ جنہوں
نے اس دنیا میں اسلام کی عظمت کو بے حد نقصان پہنچایا ہے۔ آج کوئی نبی کریم ﷺ کی
ذات وصفات پر اعتراض کر کے اپنے خود ساختہ نام نہاد غلط عقیدے کا اپنے زعم میں، چیمپئن
بن کر اسلام کی خیر خواہی کا مدعی ہے۔ کوئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی کر کے اپنے
رافضی مسلک کا پرچار کر رہا ہے۔ کوئی اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کی مخالفت کر کے اپنی خارجی
ذہنیت کی پرورش کر رہا ہے اور کوئی اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی توہین کر کے
اپنی ہندوی ذہنیت کو تسکین پہنچا رہا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ جل مجدہٗ الکریم اہلسنّت و جماعت
(جن کی پہچان یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم کہنا ہے) کا بھلا کرے جو شب و روز
عظمت و مقام مصطفیٰ ﷺ، شان صحابہ کرام و اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اور مقام اولیاء اللہ
رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو لوگوں کے سینوں میں موجزن کرنے میں مصروف عمل ہیں۔ ہر
گروہ و فرقہ اپنی مشہوری کے لئے جلسے اور کانفرنسیں کرتا ہے۔ مگر اہلسنّت و جماعت عظمت
مصطفیٰ ﷺ، شان صحابہ کرام و اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اور اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم
اجمعین کے لئے جلسے اور کانفرنسیں کرتے ہیں۔

لطف کی بات یہ ہے کہ سیرت کانفرنس، شہدائے کشمیر اور شہدائے کنٹر کانفرنس یا
شہدائے اہلحدیث کانفرنس ہو تو اسے صحیح کہا جاتا ہے۔ جبکہ میلاد النبی ﷺ، شہداء کربلا،
صحابہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین یا اولیاء اللہ کانفرنس کو "بدعت" کا نام دے کر عوام
الناس کو بے وقوف بنایا جاتا ہے۔ ایسے ہی بے شمار معاملات ہیں کہ بدعتی فرقے خود کریں تو
انہیں توحید قرار دیتے ہیں اور اگر اہلسنّت و جماعت وہی کام کریں تو انہیں کاموں پر
"بدعت" و "شرک" کی لغورٹ لگا کر دورنگی کا ثبوت دیا جاتا ہے۔ جس کی ایک اور مثال
دی جا سکتی ہے کہ ختم قرآن شریف کی محفل ہو تو شرک و بدعت قرار پاتی ہے جبکہ "ختم

"تکمیل بخاری" کی محفل، جس کے انعقاد کے لئے چھ چھ اور آٹھ آٹھ رنگ کے "بڑ
نما" پوسٹر شائع کئے جاتے ہیں، وہ عین قرآن وحدیث کے مطابق قرار پاتی ہے۔ اسے کہ
کہنا کچھ اور کرنا کچھ۔ یہ لوگ سود، رشوت، بے پردگی، عریانی، فحاشی، ظلم وستم اور شادی
میں ہونے والی ہندووانہ رسومات کے خلاف جہاد نہیں کرتے۔ ان کا جہاد درود شریف
الٰہی، دعاؤں، صدقات، خیرات اور ایصال ثواب کے خلاف ہے۔ جو چیزیں قرآن وحد
سے ثابت ہیں ان کی مخالفت ان لوگوں کی تقریر و تحریر کا موضوع رہتی ہے۔ گانا گانے وا
سے ان کی کوئی مخالفت نہیں، ان کی مخالفت صرف نعت شریف، قرآن شریف اور
شریف پڑھنے والوں سے ہے۔ اس غیر اسلامی مخالفت سے ان حضرات نے اپنے سامعین
ذہن وضمیر کو اس قدر بے حس کر دیا ہے کہ وہ اچھی بات سننا پسند ہی نہیں کرتے۔ بہر
علمائے اہلسنت وجماعت عقائد صحیحہ کی اشاعت وترویج کے لئے کتاب وسنت کی روشنی
اخلاقی ضابطوں کے مطابق شب و روز مصروف عمل ہیں اور انشاء اللہ مصروف عمل ر
گے۔

قارئین کرام! اہل ایمان اپنے وصال شدہ لوگوں کے لئے ان کے فوت ہونے
دوسرے یا تیسرے دن "قل شریف" کے پڑھنے کا اہتمام کرتے ہیں اور لاکھوں کی تعداد
قل شریف پڑھ کر اس کے ایصال ثواب کے لئے مشائخ عظام اور علمائے اہلسنت وجما
سے مرحوموں کے لئے دعائیں کرواتے ہیں۔ لیکن معتزلی ذہنیت کے لوگ اس مقدس
نیک کام کو محض یہ کہہ کر کہ یہ بدعت وشرک ہے، اپنی معتزلی ذہنیت کو اپنے زعم میں مط
رکھنے اور اپنے بے خبر اور بھولے بھالے پیروکاروں سے چندے اور داد تحسین وصول کر
کا ذریعہ بناتے ہیں۔

قارئین کرام کی خدمت میں "قل شریف" کی عظمت حضور ﷺ کے ارشادا
مبارکہ حوالہ جات کے ساتھ اور دیگر مستند واقعات سے بیان کی جاتی ہے۔ تاکہ ہر پڑ
والے کو صحیح اور سیدھا راستہ متعین کرنے میں آسانی ہو۔

منیر احمد یوسفی عفی عنہ

یکم ربیع الاول شریف 1419ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل شریف کیا ہے؟

قل شریف کی شان نزول:

حدیث نمبر۱: حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مشرکین مکہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا:

یا محمد انسب لنا ربک، فانزل اللہ (قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد و لم یولد) لا نہ لیس یولد شیء الا سیموت، و لیس شیء یموت الا سیورث، و ان اللہ لا یموت ولا یورث (و لم یکن لہ کفوا احد) قال لم یکن لہ شبیہ و لا عدل و لیس کمثلہ شیء۔[1]

(ترجمہ:) "اے محمد (صلی اللہ علیک وسلم) اپنے معبود کا نسب ہم سے بیان کریں، تو اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ) نے اپنے پیارے محبوب ﷺ سے فرمایا (اے محبوب آپ ﷺ) فرما دیجئے وہ اللہ (جل شانہ) ایک ہے۔ اللہ (جل شانہ) بے نیاز ہے (اور بے نیاز وہ ہے) نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اس لئے کہ جو کسی سے پیدا ہوگا ضرور مرے گا اور جو مرے گا اس کا کوئی وارث بھی ہوگا اور اللہ (جل جلالہ) نہ مرے گا اور نہ کوئی اس کا وارث ہوگا اور نہ اس کا کوئی جوڑ ہے۔ راوی نے کہا نہ تو کوئی اس کے مشابہ اور برابر ہے اور نہ ہی اس کی مثل"۔

حدیث نمبر۲: دوسری روایت میں ہے جو حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس میں اس طرح ہے کہ:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذکر الھتھم فقالوا انسب لنا ربک، فاتاہ جبرائیل بھذہ السورۃ (قل ھو اللہ احد)۔[2] (ترجمہ:) "نبی

۱۔ ابن جریر ج۳۰ ص۱۹۰، در منثور جلد ۸ ص ۶۶۹، مظہری جلد ۱۰ ص ۳۶۹، ترمذی جلد ۲ ص ۱۷۴، ابن کثیر جلد ۴ ص ۴۹۴، تفسیر ماجدی ص ۱۲۱۴، تفہیم القرآن جلد ۶ ص ۵۳۰، مواہب الرحمٰن جلد ۱۰ ص ۱۰۸۰، تفسیر عزیزی پارہ ۳۰، تفسیر جلالین پارہ ۳۰، عربی ص ۶۱۲۔ (باقی حوالہ جات اگلے صفحہ پر)

(ﷺ) نے مشرکین کے معبودوں کا ذکر فرمایا تو انہوں نے کہا آپ (ﷺ) اپنے معبو
ذکر فرمائیں تو (حضرت) جرائیل (امین) علیہ السلام آئے اور سورت اخلاص پیش کی"۔

حدیث نمبر۳: اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ک

ان الیہود جاءت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم منہم کعب بن الاشرف و حی بن اخطب فقالوا یا محمد: صف لنا ربک الذی بعثک' فانزل اللہ (قل ھو اللہ احد) [۳]

(ترجمہ:) "یہودی نبی کریم ﷺ ک بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے جن میں کعب بن اشرف اور حی بن اخطب جیسے لوگ بھی تھ کہنے لگے یا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) ہمیں اپنے رب (حقیقی) کی صفتیں بیان فرمائیں اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے سورت اخلاص نازل فرمائی"۔

حدیث نمبر۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے یہودی نبی کریم ﷺ ک جناب میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے:

یا ابا القاسم خلق اللہ الملائکۃ من نور الحجاب و آدم من حمامسنون و ابلیس من لہب النار' والسماء من دخان' والارض من زبد الماء' فاخبرنا عن ربک فلم یجبہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتاہ جبریل بھذہ السورۃ (قل ھو اللہ احد) [۴]

(ترجمہ:) "اے ابوالقاسم! (اے اللہ جل شانہ کے رسول ﷺ) اللہ (جل سلطانہ) نے ملائکہ کو نور حجاب سے پیدا فرمایا (حضرت) آدم (علیہ السلام) کو گوندھی ہوئی لیس دار مٹی سے بنایا۔ ابلیس کو آگ کے شعلوں سے' آسمانوں کو دھوئیں سے اور زمین کو پانی کی جھاگ سے پیدا فرمایا۔ اب آپ ﷺ اپنے پروردگار کے بارے میں فرمائیں (یعنی یہ کہ وہ کس چیز سے بنا ہوا ہے) "نعوذ باللہ"۔ رسول اللہ ﷺ نے کوئی جواب عنایت نہ فرمایا تو (حضرت) جرائیل (علیہ السلام) سورت (اخلاص) لے کر نازل ہوئے"۔

۲۔ ترمذی جلد ۲ ص ۱۷۴' در منثور جلد ۸ ص ۶۶۹' خازن جلد ۴ جز ۷ ص ۳۲۰' ابن جریر جز ۳۰ ص ۱۹۵ قرطبی جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۲۴۶' مظہری جلد ۱۰ ص ۳۶۹' ابن کثیر جلد ۴ ص ۴۹۴' تفہیم القرآن جلد ۶ ص ۵۳۰۔

۳۔ در منثور جلد ۸ ص ۶۷۰' مظہری جلد ۱۰ ص ۳۶۹' تفہیم القرآن جلد ۶ ص ۵۳۰' تفسیر جلالین ص ۶۱۲۔

۴۔ در منثور جلد ۸ ص ۶۷۰ (طبع جدید)' مظہری جلد ۱۰ ص ۳۶۹' تفہیم القرآن جلد ۶ ص ۵۳۱' تفسیر جلالین ص ۶۱۲' تفسیر حسینی مترجم جلد ۲ ص ۵۰۱۔

حدیث نمبر۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قریش نے نبی کریم (ﷺ) سے عرض کیا۔ "یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) اپنے پروردگار کا نسب بیان فرمائیں تو یہ سورت (اخلاص) اللہ جل مجدہ الکریم نے نازل فرمائی"۔[۵]

حدیث نمبر۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "ایک اعرابی رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا اپنے رب کے نسب کے بارے میں فرمائیں تو سورۃ الاخلاص نازل ہوئی"۔[۶]

حدیث نمبر۷: بغوی نے ابو الطبیان اور ابو صالح کی روایت سے (حضرت) عبداللہ ابن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کا قول نقل کیا ہے کہ "دو مشرک عامر بن طفیل اور اربد بن ربیعہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئے۔ عامر لعین نے کہا اے محمد (صلی اللہ علیک وسلم) آپ (ﷺ) ہمیں کس کی طرف بلاتے ہیں (تو حضور ﷺ نے) فرمایا اللہ (جل جلالہ) کی طرف۔ عامر نے کہا اپنے رب کی حالت بیان فرمائیں۔ کیا وہ سونے کا ہے یا چاندی کا' لوہے کا ہے یا لکڑی کا؟ آخر یہ بتلائیں وہ کس چیز کا ہے؟ اس پر یہ سورت (اخلاص) نازل ہوئی۔ بعد میں اربد پر بجلی گری اور وہ مر گیا اور عامر طاعون سے مرا"۔[۷]

حدیث نمبر۸: حضرت خطیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا ہے حضرت ضحاک' قتادہ اور مقاتل نے کہا کہ یہود میں سے کچھ لوگ پڑھے لکھے' جو ان میں احبار کہلاتے تھے' رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگے کہ "ہم سے اپنے رب کا نسب بیان فرمائیں۔ شاید ہم لوگ ایمان لائیں کیونکہ توریت میں اللہ (تبارک و تعالیٰ) نے اپنی صفت اتاری ہے تو ہم آپ ﷺ سے سننا چاہتے ہیں آپ ﷺ یہ بیان فرمائیں کہ وہ کس چیز کا بنا ہوا ہے اور وہ کیا کھاتا ہے اور کس کا وارث ہے اور اس کا وارث کون شخص ہو گا؟ پس اللہ (تبارک و تعالیٰ) نے یہ سورت (اخلاص) نازل فرمائی"۔[۸]

سورۃ الاخلاص کے بیس اسمائے مبارکہ:

خطیب علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ اس سورہ مبارکہ کے بہت سے نام ہیں اور ناموں

۵۔ در منثور جلد ۸ ص ۶۷۰' ابن الجوزیہ جلد ۹ ص ۲۶۶' ابن کثیر جلد ۴ ص ۴۹۵' مواہب الرحمٰن جلد ۱۰ ص ۱۰۸۳۔ ۶۔ ابن جریر جز ۳۰ ص ۱۹۵' مواہب الرحمٰن جلد ۱۰ ص ۱۰۸۲' تفہیم القرآن جلد ۶ ص ۵۳۰' ابن کثیر جلد ۴ ص ۴۹۵' در منثور جلد ۸ ص ۶۶۹۔ ۷۔ مظہری جلد ۱۰ ص ۲۶۹' تفہیم القرآن جلد ۶ ص ۵۳۱' مواہب الرحمٰن جلد ۱۰ ص ۱۰۸۱۔

(باقی حوالہ جات اگلے صفحہ پر)

کی کثرت اس کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے۔ قل شریف کے کتب تفاسیر کے حوالہ جات سے بیس اسمائے مبارکہ ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) سورۃ التفرید (اس میں اللہ تبارک و تعالیٰ جل مجدہ الکریم کی فردیت بیان ہوتی ہے کہ وہی موجود یکتا ہے)، (۲) سورۃ التجرید (جمیع شرک و شبہ، ند و نظیر سے پاک ہے)، (۳) سورۃ التوحید (اس سے اللہ تبارک و تعالیٰ کی وحدانیت بیان ہوتی ہے)، (۴) سورۃ الاخلاص، (۵) سورۃ النجاۃ (اس کے فضائل آگے بیان ہوں گے)، (۶) سورۃ الولایۃ (اس کی قرات سے بندہ اپنے رب کریم کا ولی ہو جاتا ہے)، (۷) سورۃ النسبۃ، (۸) سورۃ المعرفۃ (اس سے رب عزوجل نے اپنی معرفت دی)، (۹) سورۃ الجمال (اس میں اسماء کے جلال سے ذکر نہیں فرمایا)، (۱۰) سورۃ المقشقشۃ (شرک اور نفاق سے آزادی حاصل ہوتی ہے)، (۱۱) سورۃ المعوذۃ (اس کا پڑھنے والا دنیا اور آخرت کے فتنوں سے محفوظ ہو جاتا ہے)، (۱۲) سورۃ الصمد، (۱۳) سورۃ الاساس (ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کی اساس (بنیاد) قل ھو اللہ احد پر ہے)، (۱۴) سورۃ المانعہ (یہ فتنۂ قبر اور جہنم کی لپیٹ روکتی ہے)، (۱۵) سورۃ المحتضر (جب یہ سورت پڑھی جائے تو فرشتے اس کے سننے کے لئے حاضر ہوتے ہیں)، (۱۶) سورۃ المنفرہ (شیاطین کو بھگانے والی سورت ہے)، (۱۷) سورۃ البرأۃ (یہ شرک سے برأت ہے)، (۱۸) سورۃ المذکرۃ (یہ سورت بندے کو اپنے رب کا وحدہ لاشریک ہونا یاد دلاتی ہے)، (۱۹) سورۃ النور (اس کی قرأت سے قلب منور ہو جاتا ہے)، (۲۰) سورۃ الاحسان (یہ سورت پڑھنے والا اللہ تبارک و تعالیٰ کے حسن میں آ جاتا ہے اور عذاب سے محفوظ ہو جاتا ہے)۔ دو نام تفاسیر میں مختلف ہیں۔ (۱) التنزیل (۲) الانسان (اس کا پڑھنے والا ہر چیز سے غنی ہو جاتا ہے)۔[9]

فجر کی سنتوں میں سورۃ الاخلاص:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم قرأ فی رکعتی الفجر قل یا ایھا الکفرون و قل ھو اللہ احد۔[10]

[8] (مواہب الرحمٰن جلد ۱۰ ص ۱۰۸۱) [9] تفسیر کبیر جلد ۱۶ ج ۳۲ ص ۱۷۶-۱۷۵، تفسیر روح المعانی جلد ۱۰ ج ۳۰ ص ۲۶۹-۲۶۸، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۳۸۶، (باقی حوالہ جات اگلے صفحہ پر)

جمہ:) "رسول اللہ ﷺ نے فجر کی سنتوں میں قل یا ایھا الکافرون اور قل ھو اللہ احد کو پڑھا"۔

ں شریف پڑھنے والے کے لئے جنت واجب ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

اقبلت مع النبی صلی اللہ علیہ و سلم فسمع رجلا یقراء قل ھو اللہ احد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم وجبت قلت ما وجبت قال الجنۃ[11]

(ترجمہ:) "میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ کسی مقام پر تھا کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو قل ھو اللہ احد پڑھتے ہوئے سنا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب ہو گئی (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا، (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم) کیا واجب ہو گئی؟ فرمایا: "جنت"۔

ں ھو اللہ احد تہائی قرآن مجید کے برابر ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قل ھو اللہ احد تعدل ثلث القرآن[12]

رجمہ:) "قل ھو اللہ احد (ثواب میں) تہائی قرآن (حکیم) کے برابر ہے"۔

ورت اخلاص جنت میں لے جائے گی:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ دس میں حاضر ہو کر عرض کیا:

یا رسول اللہ انی احب ھذہ السورۃ (قل ھو اللہ احد) فقال

سیر مواہب الرحمٰن جلد ۱۰ ص ۱۰۸۲۔ [10] نسائی جلد ۱ ص ۱۵۱، ابو داؤد جلد ۱ ص ۱۸۵، ابن ماجہ ص ۸۱ (تین وایات حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابن عمر اور حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے)، ترمذی جلد ۱ ص ۹۵۔ [11] موطا امام مالک ص ۱۹۳، ترمذی جلد ۲ ص ۱۱۷ حدیث نمبر ۲۸۹۷، نسائی جلد ۱ ص ۱۵۵، مسند احمد جلد ۲ ص ۳۰۲، مرآۃ جلد ۳ ص ۲۵۱، مشکوٰۃ ص ۱۸۸، ابن کثیر جلد ۴ ص ۴۹۶، تفسیر النسفی جلد ۲ ج ۴ ص ۳۸۵، ازن جلد ۴ ج ۷ ص ۳۲۰، تفسیر ابو السعود جلد ۵ ص ۲۱۳، مظہری جلد ۱۰ ص ۳۷۴، قرطبی جلد ۱۰ ج ۲۰ ص ۲۴۸، روح البیان جلد ۱۰ ص ۵۴۰، روح المعانی جلد ۱۰ ج ۳۰ ص ۲۶۷، مجمع الزوائد جلد ۷ ص ۱۴۵ (عن ی امامہ رضی اللہ عنہ) تفسیر کشف الاسرار وعدۃ الابرار معروف بہ تفسیر خواجہ عبداللہ انصاری جلد ۱۰ ص ۶۶۱، واہب الرحمٰن جلد ۱۰ ص ۱۰۸۵، [12] کتاب السنی ص ۲۴۳، (باقی حوالہ جات اگلے صفحہ پر)

(رسول اللہ ﷺ) ان حبک ایاھا یدخلک الجنة [11]

(ترجمہ:) "یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں اس سورت "قل ھو اللہ احد" سے محبت کرتا ہوں' تو (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا' تیری یہ محبت تجھے جنت میں داخل کر دے گی"۔

صبح و شام تین تین مرتبہ قل شریف پڑھنا:

حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' ہم ایک رات' جبکہ سخت اندھیرا اور بارش تھی' رسول کریم ﷺ کو ڈھونڈنے کے لئے نکلے۔ یہاں تک کہ ہم نے حضور ﷺ کو پا لیا (حضور ﷺ نے) فرمایا "کہو"۔ میں نے عرض کیا' (یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) کیا عرض کروں؟ فرمایا:

قل ھو اللہ احد والمعوذتین حین تصبح و حین تمسی ثلاثا تکفیک من کل شئی [12]

ترجمہ: "قل ھو اللہ احد اور معوذتین (یعنی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) صبح اور شام کے وقت تین تین مرتبہ پڑھ لیا کرو' یہ تمہیں ہر چیز سے کافی ہوں گے"۔

بار بار قل شریف پڑھنا:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) ان رجلا سمع رجلا یقراء قل ھو اللہ

الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۳۸۰' الجامع شعب الایمان للبیہقی جلد ۵ ص ۴۸۰۔ [12] ترمذی جلد ... ص ۱۱۷' نسائی جلد ۱ ص ۱۵۵' ابن ماجہ ص ۲۷۶-۲۷۷ (عن انس و ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مسند احمد جلد ۳ ص ۲۳ (عن ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ) جلد ۴ ص ۱۲۲ (عن ابو مسعود رضی اللہ عنہ) جلد ۵ ص ۴۱۸ (عن ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ) المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۴ ص ۱۹۸' جلد ۱۰ ص ۱۷۲' جلد ... ص ۲۰۵-۸۲' مصنف عبدالرزاق جلد ۳ ص ۳۷۱' مشکوٰۃ ص ۱۸۸' الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۲۹۸' جلد ۲ ص ۳۷۸' درمنثور جلد ۶ ص ۴۱۲-۴۱۴' مسلم جلد ۱ ص ۲۷۱' ابن کثیر جلد ۴ ص ۴۹۶' ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۱۳ (عن ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ) مظہری جلد ۱۰ ص ۳۷۳' تفسیر کبیر جلد ۱۶ ج ۳۲ ص ۱۷۶' مجمع الزوائد جلد ۷ ص ۱۴۷ (عن ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا) دارمی جلد ۲ ص ۳۳۰۔ [13] خازن جلد ۴ ج ... ص ۴۷' کشف الاسرار جلد ۱۰ ص ۶۶۱' تفسیر کبیر جلد ۱۶ ج ۳۲ ص ۱۷۴' درمنثور جلد ۸ ص ۶۷۲' مشکوٰۃ ص ۱۸۵' ابن کثیر جلد ۴ ص ۴۹۶' ترمذی جلد ۲ ص ۱۱۸' (باقی حوالہ جات اگلے صفحہ پر)

احد یرددھا' فلما اصبح جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذالک لہ و کان الرجل یتقالھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ انھا لتعدل ثلث القران [15]

(ترجمہ:) "ایک شخص نے دوسرے شخص کو دیکھا کہ رات کو بار بار قل ھو اللہ پڑھ رہا ہے۔ اس (دیکھنے والے) شخص نے صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ فلاں شخص کو میں نے بار بار قل شریف پڑھتے سنا ہے۔ (گویا اس پوچھنے والے نے سمجھا کہ اس میں بڑا ثواب نہ ہو گا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ یہ سورت تہائی قرآن مجید کے برابر ہے"۔

قرآن مجید کے تین حصے:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ایعجز احدکم ان یقرأ کل یوم ثلث القران؟ قالوا نعم یا رسول اللہ نحن اضعف من ذالک و اعجز' قال فان اللہ جزاء القرآن ثلاثة اجزاء فقال: (قل ھو اللہ احد) ثلث القرآن [16]

(ترجمہ:) "کیا تم اس سے عاجز ہو کہ ہر روز تہائی قرآن شریف پڑھ لیا کرو؟ لوگوں نے عرض کیا جی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) ہم اس سے بہت ضعیف اور بہت عاجز ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا سنو! اللہ (تبارک و تعالیٰ جل مجدہ الکریم) نے قرآن مجید کے تین حصے فرمائے ہیں۔ "قل ھو اللہ احد" تیسرا حصہ ہے"۔

روح المعانی جلد ۱۰ ج ۳۰ ص ۲۶۷' کتاب السنی ص ۲۴۲' دارمی جلد ۲ ص ۳۳۰۔ [14] ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۳۱' ترمذی جلد ۲ ص ۱۷۷' نسائی (کتاب الاستعاذۃ) جلد ۲ ص ۳۱۱' مشکوٰۃ ص ۱۸۸' ابن کثیر جلد ۴ ص ۴۹۷' کنزالعمال حدیث نمبر ۲۶۷۰' مسند احمد جلد ۵ ص ۳۱۲' قرطبی جلد ۱۰ ج ۲۰ ص ۲۵۲' درمنثور جلد ۸ ص ۶۸۱۔ [15] بخاری جلد ۲ ص ۱۰۹۷-۷۵۰' تیسیر الباری جلد ۶ ص ۵۱۵-۵۱۶' جلد ۹ ص ۳۸۷' فتح الباری جلد ۹ ص ۷۱' جلد ۱۳ ص ۴۳۰' عمدۃ القاری جلد ۱۰ ج ۲۰ ص ۳۲' جلد ۱۲ ج ۲۵ ص ۸۳' تفہیم البخاری جلد ۷ ص ۶۴' ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۱۳' مسند احمد جلد ۳ ص ۳۵' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۲۱' روح المعانی جلد ۱۰ ج ۳۰ ص ۲۶۷' موطا امام مالک ص ۱۹۳' قرطبی ج ۱۰ جلد ۲۰ ص ۲۴۷' خازن جلد ۴ ج ۷ ص ۱۹' مواہب الرحمٰن جلد ۱۰ ص ۱۰۸۵' مشکل الآثار جلد ۲ ص ۸۲' الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۳۸۱' کنزالعمال حدیث نمبر ۲۷۷۲۲' (ایسا ہی ایک واقعہ قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کا ہے)۔ ابن کثیر جلد ۴ ص ۴۹۶' روح المعانی جلد ۱۰ ج ۳۰ ص ۲۶۷' درمنثور جلد ۸ ص ۶۸۰' (باقی حوالہ جات اگلے صفحہ پر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ (کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) سے فرمایا:

احشدوا فانی ساقرأ علیکم ثلث القرآن قال فحشد من حشد ثم خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقراء قل ھو اللہ احد ثم دخل فقال بعضنا لبعض قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی ساقراء علیکم ثلث القرآن انی لاریٰ ھذا خبرا جاءہ من السماء ثم خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی قلت لکم ساقرأ علیکم ثلث القران الا وانھا تعدل بثلث القران۔ ۱۷

(ترجمہ:) "جمع ہو جاؤ میں تمہیں آج تہائی قرآن (مجید) سناؤں گا۔ تمام لوگ جمع ہو کر بیٹھ گئے تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے آستانہ مبارکہ سے باہر تشریف لائے اور سورت "قل ھو اللہ احد" پڑھی اور پھر گھر تشریف لے گئے تو صحابہ (کرام رضی اللہ عنہم) آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا تھا کہ میں تم کو ایک تہائی قرآن (مجید) سناؤں گا۔ شاید آسمان سے کوئی خبر آئی ہو اس لئے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) واپس تشریف لے گئے ہیں۔ اتنے میں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا میں نے کہا تھا میں تمہیں تہائی قرآن (پاک) سناؤں گا تو سنو یہ سورت اخلاص (یعنی قل شریف) تہائی قرآن (مجید) کے برابر ہے"۔

ایک رات میں ایک تہائی قرآن مجید:

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایعجز احد کم ان یقراء فی لیلۃ ثلث القرآن من قرأ اللہ

الجامع شعب الایمان للبیہقی جلد ۵ ص ۴۷۳' تفسیر ابن جوزیہ جلد ۳ ص ۲۶۴' شرح السنتہ للبغوی جلد ۴ ص ۴۷۴۔ ۱۶ مسلم جلد ۱ ص ۲۷۱' مسند احمد جلد ۶ ص ۴۴۷' الترغیب والترھیب جلد ۲ ص ۳۸۰' در منثور جلد ۸ ص ۶۸۰' دارمی جلد ۲ ص ۳۳۰ قرطبی جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۲۴۷' ابن کثیر جلد ۴ ص ۴۹۶' خازن جلد ۴ جز ۷ ص ۳۱۹' روح البیان جلد ۱۰ ص ۵۴۰' مظہری جلد ۱۰ ص ۳۷۳' روح المعانی جلد ۱۰ جز ۳۰ ص ۲۶۷' الجامع شعب الایمان للبیہقی جلد ۵ ص ۴۷۶۔ ۱۷ قرطبی جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۲۴۷' ابن کثیر جلد ۴ ص ۴۹۶' ترمذی جلد ۲ ص ۱۱۸' الترغیب والترھیب جلد ۲ ص ۳۸۰' مسلم جلد ۱ ص ۲۷۱' مسند احمد جلد ۲ ص ۴۲۹' الجامع شعب الایمان للبیہقی جلد ۵ ص ۴۷۹' (باقی حوالہ جات اگلے صفحہ پر)

ھو اللہ الواحد الصمد فقد قراء ثلث القرآن ۱۸ (ترجمہ:) "کیا تم میں سے کوئی ایک تہائی قرآن (پاک) ایک رات میں پڑھنے سے تھکتا ہے؟ تو جس نے (ایک مرتبہ سورۃ اخلاص) اللہ الواحد الصمد پڑھی۔ بے شک اس نے تہائی قرآن (پاک) پڑھا"۔

صحیح بخاری کے الفاظ ہیں: **فشق ذالک علیھم**

"لوگوں کو مشکل ہوا" اور عرض کرنے لگے:

اینا یطیق ذالک یا رسول اللہ فقال اللہ الواحد الصمد ثلث القرآن ۱۹

(ترجمہ:) "ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) فرمایا اللہ الواحد الصمد (یعنی قل ھو اللہ احد) تہائی قرآن (پاک) کے برابر ہے"۔

مسجد قبا شریف کے امام صاحب کا واقعہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری صحابی (حضرت کلثوم بن ہدم رضی اللہ عنہ) مسجد قبا (شریف) کے امام تھے۔ ان کی عادت تھی کہ سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الاخلاص پڑھتے تھے' پھر جونسی سورت پڑھنی ہوتی یا جہاں سے چاہتے قرآن (شریف) پڑھتے۔ ایک دن مقتدیوں نے کہا آپ اس سورت (اخلاص) کو پڑھتے ہیں پھر دوسری سورت ملاتے ہیں یہ کیا ہے؟ یا تو آپ اسی سورت کو پڑھئے یا چھوڑ دیجئے یا کوئی دوسری سورت ہی پڑھا کریں۔ انہوں نے جواب دیا میں تو اسے نہیں چھوڑوں گا۔ جس طرح کرتا ہوں' کرتا رہوں گا۔ تم چاہو تو مجھے امام رکھو' کہو تو میں تمہاری امامت چھوڑ دوں۔ یہ (امام صاحب) چونکہ ان سب میں زیادہ افضل (یعنی عبادت گزار) تھے' اس لئے ان لوگوں کو یہ بات بھاری لگی اور ان کی موجودگی میں دوسرے کا نماز پڑھانا بھی انہیں گوارا نہ ہو سکا۔

چنانچہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے' تو ان لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ واقعہ بیان کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام (صاحب) سے فرمایا:

مشکل الآثار جلد ۲ ص ۸۳' کشف الاسرار جلد ۱۰ ص ۶۶۱' ابن الجوزیہ جلد ۱ ص ۲۶۵۔ ۱۸ ترمذی جلد ۲ ص ۱۱۷' بخاری جلد ۲ ص ۷۵۰' تیسیر الباری جلد ۶ ص ۵۱۷' فتح الباری جلد ۹ ص ۴۷' عمدۃ القاری جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۳۳' تفہیم البخاری جلد ۷ ص ۶۶' دارمی جلد ۲ ص ۴۶۰' الجامع شعب الایمان للبیہقی جلد ۵ ص ۴۸۷۔ ۱۹ تفسیر خازن جلد ۴ جز ۷ ص ۳۱۹' الترغیب والترھیب جلد ۲ ص ۳۴۷' الجامع شعب الایمان للبیہقی جلد ۵ ص ۴۷۹۔ (باقی حوالہ جات اگلے صفحہ پر)

ما یمنعک ان تفعل ما یامرک به اصحابک و ما یحملک علی لزوم هذه السورة فی کل رکعة؟ قال انی احبها قال حبک ایاها ادخلک الجنة [20]

(ترجمہ:) "کون سی بات تمہیں اس بات سے روکتی ہے کہ تم اپنے دوستوں کی بات نہ مانو اور تم ہر رکعت میں اس سورت کو کیوں پڑھتے ہو؟ عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) مجھے اس سورت سے بڑی محبت ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اس کی محبت تجھے جنت میں پہنچائے گی"۔

قل شریف پڑھنے والے کے لئے جنت میں محلات:

روایت نمبر۱:

حضرت سعید ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

من قرا قل هو الله احد عشر مرأت بنی له بها قصر فی الجنة و من قرا عشرین مرة بنی له بها قصران فی الجنة و من قراها ثلاثین مرة بنی له بها ثلاثة قصور فی الجنة فقال عمر بن الخطاب والله یا رسول الله اذا لنكثرن قصورنا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم الله اوسع من ذالک [21]

(ترجمہ:) "جو (صاحب ایمان) ۱۰ مرتبہ قل (شریف) پڑھے گا۔ اللہ (تبارک و تعالیٰ) اس کے لئے جنت میں ایک محل تیار فرمائے گا اور جو بیس مرتبہ پڑھے گا تو اللہ (تبارک و تعالیٰ) اس کی برکت سے (پڑھنے والے کے لئے) دو محل جنت میں تیار فرمائے گا اور جو تیس بار پڑھے گا۔ اس کے لئے جنت میں تین محل تیار فرمائے گا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) اللہ (جل جلالہ) کی قسم تب تو ہم جنت میں اپنے بہت محل بنوالیں گے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اللہ کریم اس سے بھی زیادہ وسعت والا ہے"۔

۲۰۔ بخاری جلد ۱ ص ۱۰۷، فتح الباری جلد ۲ ص ۳۲۲، عمدۃ القاری جلد ۳ جز ۶ ص ۴۲، تیسیر الباری جلد ۱ ص ۵۱۱، تفہیم البخاری جلد ۱ ص ۱۱۳۲، ابن کثیر جلد ۴ ص ۴۹۵، ترمذی جلد ۲ ص ۱۱۸، قرطبی جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۲۲۸، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۳۸۲، مواہب الرحمن جلد ۱۰ ص ۱۰۸۳۔ (باقی حوالہ جات اگلے صفحہ پر)

روایت نمبر۲:

حضرت معاذ بن انس الجہنی [illegible] والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **من قرا قل هو الله احد حتی یختمها عشر مرات بنی الله له قصرا فی الجنة**

(ترجمہ:) "جو شخص اس پوری سورت کی دس مرتبہ قرأت کر کے ختم کرے گا اللہ (تبارک و تعالیٰ) جنت میں اس کے لئے ایک محل تعمیر فرمائے گا"۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) پھر تو ہم بہت محل بنوالیں گے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

الله اکثر و اطیب [22] (در منثور میں ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ بھی بات عرض کی) "یعنی اللہ (تبارک و تعالیٰ جل مجدہ الکریم) اس سے بھی زیادہ اور اس سے بھی اچھا عطا فرمانے والا ہے"۔

سونے سے پہلے سو بار قل شریف پڑھنا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

من اراد ان ینام علی فراشه من اللیل فنام علی یمینه ثم قرأ مائة مرة قل هو الله احد فاذا کان یوم القیمة یقول له الرب یا عبدی ادخل علی یمینک الجنة [23]

(ترجمہ:) "جو شخص اپنے بستر پر رات کو سونے کا ارادہ کرے، وہ داہنی کروٹ لیٹے، پھر سو مرتبہ "قل هو الله احد" (یعنی پوری سورۃ الاخلاص) پڑھ لے۔ تو جب قیامت کا دن ہو گا، رب کریم فرمائے گا اے میرے بندے اپنی داہنی طرف سے جنت میں داخل ہو جا"۔

قل شریف کی برکت سے پچاس سال کے گناہ معاف:

روایت نمبر۱:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

من قرا کل یوم مائتی مرة قل هو الله احد محی عنه ذنوب

۲۱۔ دارمی جلد ۲ ص ۴۵۹، مشکوٰۃ ص ۱۹۰، قرطبی جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۲۳۹، ابن کثیر جلد ۳ ص ۴۹۷، مظہری جلد ۱۱ ص ۳۷۳، مجمع الزوائد جلد ۷ ص ۱۴۵، مواہب الرحمن جلد ۱۰ ص ۱۰۸۵۔ (باقی حوالہ جات اگلے صفحہ پر)

خمسین سنة الا ان یکون علیہ دین ۲۴

(ترجمہ:) "جس شخص نے ہر روز دو سو مرتبہ "قل ھو اللہ احد"..... کو پڑھا تو سوائے قر
کے اس کے پچاس سال کے گناہ مٹا دیئے جائیں گے"۔

روایت نمبر۲:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من قرا قل ھو اللہ احد خمسین مرۃ غفر اللہ لہ ذنوب
خمسین سنة ۲۵ (ترجمہ:) "جو شخص قل ھو اللہ احد کو پچاس مرتبہ پڑھ لے، ا
کے پچاس سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے"۔

دو سو سال کے گناہ معاف:

روایت نمبر۳:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من قرا قل ھو اللہ احد مائتی مرۃ حط اللہ عنہ ذنوب مائتی
سنة ۲۶ (ترجمہ:) "جو شخص "قل ھو اللہ احد" کو دو سو مرتبہ پڑھے گا۔ اللہ (تبارک و
تعالیٰ جل شانہ) اس کے دو سو سال کے گناہ معاف فرما دیتا ہے"۔

نوٹ: قل شریف کی بے حد و حساب فضیلت کی بنا پر یہ فرمایا گیا ہے کہ اگر کسی کی عمر بہت لمبی ہو اور اس نے پچاس یا دو سو سال گناہ کئے ہوں تو قل شریف کی برکت سے اللہ تبارک و تعالیٰ وہ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ اگر کسی کی عمر اور گناہ کم ہوں، تو اللہ تبارک و تعالیٰ قل شریف کی برکت سے اس کے درجات بلند فرما دیتا ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ

۲۲۔ مسند احمد جلد ۳ ص ۴۳۷، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۳۸۱، در منثور جلد ۸ ص ۶۷۹-۶۷۶ (عن عبداللہ بن ابو خروہ رضی اللہ عنہ)، کتاب السنی ص ۲۴۳، ابن کثیر جلد ۴ ص ۴۹۷، مجمع الزوائد جلد ۷ ص ۱۴۵، مواہب الرحمٰن جلد ۱۰ ص ۱۰۸۶۔ ۲۳۔ مواہب الرحمان جلد ۱۰ ص ۱۰۸۶، ترمذی جلد ۲ ص ۱۱۷، ابن کثیر جلد ۴ ص ۴۹۷، در منثور جلد ۸ ص ۶۷۲، قرطبی جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۲۴۹، مشکوٰۃ ص ۱۸۸، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۴۱۶، خازن جلد ۴ جز ۷ ص ۳۲۰-۳۱۹، مظہری جلد ۱۰ ص ۳۷۴، کشف الاسرار جلد ۱۰ ص ۶۶۱، الجامع شعب الایمان للبیہقی جلد ۵ ص ۴۹۰۔ ۲۴۔ مشکوٰۃ ص ۱۸۸، ترمذی جلد ۲ ص ۱۱۷، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۴۴۷، قرطبی جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۲۴۹، مرآۃ جلد ۳ ص ۲۵۰، ابن کثیر جلد ۴ ص ۴۹۷، مواہب الرحمٰن جلد ۱۰ ص ۱۰۸۶، مظہری جلد ۱۰ ص ۳۷۴۔ (باقی حوالہ جات اگلے صفحہ پر)

جب گنہگار آدمی کو بخار آتا ہے تو اس کے گناہ جھڑ جاتے ہیں اور نیک آدمی کو بخار آتا ہے، تو اس کے درجات بلند ہو جاتے ہیں۔ ایک حدیث شریف، جس کے راوی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں، فرماتے ہیں، ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، جبکہ آپ ﷺ کو بخار تھا۔ میں نے اپنے ہاتھ سے (رسول کریم ﷺ کے) جسم اطہر کو چھوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ ﷺ کو بہت ہی سخت بخار ہے، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہاں مجھے اتنا بخار ہوتا ہے جتنا تم میں سے دو آدمیوں کو بخار ہوتا ہے۔ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا یہ اس لئے ہو گا کہ آپ ﷺ کو ثواب بھی دوگنا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ پھر فرمایا "جب کسی مسلمان کو کوئی تکلیف آتی ہے یا وہ بیماری وغیرہ میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے گناہ ایسے جھاڑ دیتا ہے جیسے (خزاں کے موسم میں) درخت اپنے پتوں کو جھاڑ دیتا ہے۔ ۲۷

قل شریف پڑھ کر دم کرنا:

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد ہے کہ:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اوی الی فراشہ کل لیلۃ جمع کفیہ ثم نفث فیھما فقرا فیھما قل ھو اللہ احد و قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس ثم یمسح بھما ما استطاع من جسدہ یبداء بھما علی راسہ ووجہہ وما اقبل من جسدہ یفعل ذالک ثلاث مرات ۲۸

(ترجمہ:) "نبی کریم ﷺ جب ہر رات کو سونے کے لئے اپنے بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو دونوں ہتھیلیاں ملا کر ان میں پھونکتے اور یہ سورتیں پڑھتے۔ "قل ھو اللہ احد" اور "قل اعوذ برب الفلق" اور "قل اعوذ برب الناس"۔ پھر اپنے سارے جسم انور پر جہاں تک ہو سکتا (نورانی) ہاتھ پھیرتے۔ پہلے اپنے سر انور اور چہرہ اقدس پر ہاتھ

۲۵۔ ابن کثیر جلد ۴ ص ۴۹۷، قرطبی جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۲۴۹، دارمی جلد ۲ ص ۴۶۱، در منثور جلد ۸ ص ۶۷۲۔ ۲۶۔ ابن کثیر جلد ۴ ص ۴۹۷، در منثور جلد ۸ ص ۶۷۱، مواہب الرحمٰن جلد ۱۰ ص ۱۰۸۷، الجامع شعب الایمان للبیہقی جلد ۵ ص ۴۸۴۔ (باقی حوالہ جات اگلے صفحہ پر)

مبارک پھیرنے اور پھر جسد انور کے سامنے والے حصہ پر اور ایسا تین مرتبہ فرماتے"۔

قل شریف پڑھنے والے سے اللہ تبارک و تعالیٰ محبت فرماتا ہے:

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعث رجلا علی سریۃ فکان یقرأ لاصحابہ فی صلاتھم فیختم بقل ھو اللہ احد

(ترجمہ:) "ایک شخص کو لشکر کا سردار بنا کر بھیجا گیا وہ اپنے دوستوں کی امامت نماز (بھی) کرتا تھا۔ اور ہمیشہ قل ھو اللہ احد (یعنی سورۃ الاخلاص) پر قرات قرآن مجید ختم کرتا تھا"۔

جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم واپس لوٹے تو یہ ماجرا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سلوہ لای شیء فعل ذالک فسالوہ فقال لانھا صفۃ الرحمن عزوجل فانا احب ان اقرأ بھا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخبروہ ان اللہ عزوجل یحبہ ۲۹

(ترجمہ:) "اس سے پوچھو وہ ایسا کیوں کرتا تھا؟ لوگوں نے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ (اس سورت) میں رحمٰن (عزوجل) کی صفت ہے۔ مجھے اس کا پڑھنا محبوب ہے' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسے خبر دے دو کہ یہ سورۃ الاخلاص سے محبت کرتا ہے۔ اللہ عزوجل اس سے محبت فرماتا ہے"۔

جنت میں سو محل:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من قرأ (قل ھو اللہ احد) علی طہارۃ مائۃ مرۃ کطہارۃ الصلاۃ یبدا بفاتحۃ الکتاب کتب اللہ لہ بکل حرف عشر حسنات' و محا عنہ عشر سیات' و رفع لہ عشر درجات و بنی لہ مائۃ قصر فی الجنۃ و کانما قرأ القرآن ثلاثا و ثلاثین مرۃ و ھی برأۃ من

---

۲۷ دارمی جلد ۲ ص ۳۱۶' مشکوٰۃ ص ۱۳۴' بخاری جلد ۲ ص ۸۴۴' مسلم جلد ۲ ص ۳۱۸۔ ۲۸ تیسیر الباری جلد ۶ ص ۵۱۸' مشکوٰۃ ص ۱۸۶' ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۴۱' ترمذی جلد ۲ ص ۱۷۷' در منثور جلد ۸ ص ۶۸۱' بخاری جلد ۲ ص ۷۵۰' کتاب عمل الیوم واللیلہ ص ۲۴۴' ابن کثیر جلد ۴ ص ۴۹۸' فتح الباری جلد ۹ ص ۷۶' عمدۃ القاری جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۳۵' تفہیم البخاری جلد ۷ ص ۶۷۷' مجمع الزوائد جلد ۵ ص ۱۸۸' مواہب الرحمٰن جلد ۱۰ ص ۱۰۸۸' الترغیب والترہیب ص ۳۴۲۔ (باقی حوالہ جات اگلے صفحہ پر)

[illegible]شرک' و محضرۃ للملائکۃ و منفرۃ للشیاطین و لھا دوی حول [illegible]عرش تذکر بصاحبھا ینظر اللہ الیہ' و اذا نظر الیہ لم یعذبہ [illegible]ابدا ۲۹a

[illegible](ترجمہ:) "جو باوضو پاک صاف ہو کر ایک سو مرتبہ "قل ھو اللہ احد" پڑھے۔ جس طرح [illegible]ز کے لئے طہارت کی جاتی ہے اور نماز کی ابتداء سورۃ الفاتحہ سے کی جاتی ہے۔ اس کے [illegible] ہر حرف کے بدلے میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں' دس گناہ معاف کئے جاتے ہیں اور دس [illegible]ے بلند کئے جاتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ۱۰۰ محل بنائے جاتے ہیں اور وہ ایسے ہوتا [illegible] جیسے اس نے ۳۳ مرتبہ قرآن پاک کی تلاوت کی۔ یہ شرک سے آزادی ہے۔ فرشتوں [illegible] حاضری ہوتی ہے' شیطان بھاگتا ہے' اس کے پڑھنے والے کا نام عرش کے ارد گرد گونجتا [illegible]۔ یہاں تک کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس پر نظر کرم فرماتا ہے۔ جب اللہ (تبارک و تعالیٰ) [illegible]س کی طرف نظر کرم فرمائے گا تو اسے کبھی بھی عذاب نہ ہوگا"۔

[illegible]ل شریف پڑھنے والا جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثلاث من جاء بھن مع الایمان دخل من ای ابواب الجنۃ شاء [illegible]روج من الحور العین حیث شاء من عفا عن قاتلہ' و ادی دینا خفیا [illegible]قراء فی دبر کل صلاۃ مکتوبۃ عشر مرات "قل ھو اللہ احد" ۳۰

[illegible](ترجمہ:) "تین کام ہیں۔ جو شخص یہ کرلے' وہ جنت کے تمام دروازوں میں سے' جس سے [illegible]ہے جنت میں چلا جائے اور جس کسی حور سے چاہے گا نکاح کر دیا جائے گا۔

۱۔ جو اپنے قاتل کو معاف کر دے۔

۲۔ پوشیدہ قرض ادا کرے اور

[illegible] مشکوٰۃ ص ۱۸۵' نسائی جلد ۱ ص ۱۵۵' ابن کثیر جلد ۴ ص ۴۹۵' بخاری جلد ۲ ص ۱۰۹۷' مسلم جلد ۱ ص ۲۷۱' [illegible] الباری جلد ۱۳ ص ۴۳۱' عمدۃ القاری جلد ۱۲ جز ۲۵ ص ۸۳' مظہری جلد ۱۰ ص ۳۷۳' تیسیر الباری جلد ۹ [illegible] ۲۸۸' قرطبی جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۲۴۷' الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۳۸۱' الجامع شعب الایمان للبیہقی [illegible] جلد ۵ ص ۳۸۱۔ ۲۹a الجامع شعب الایمان للبیہقی جلد ۵ ص ۴۹۱' در منثور جلد ۸ ص ۶۷۳۔ [illegible]باقی حوالہ جات اگلے صفحہ پر)

۳۔ ہر فرض نماز کے بعد دس مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھ لے"۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) جو
تینوں کاموں میں سے ایک کرلے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس پر بھی یہی درجہ ہے"۔

بہترین سورتیں:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔ ایک روز مجھے ر
اللہ ﷺ سے شرف زیارت و ملاقات حاصل ہوا۔ میں نے جلدی سے آپ ﷺ
(ید اللہ کی شان والا نورانی) دست مبارک تھام لیا اور عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علـ
وسلم) مومن کی نجات کس عمل پر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اے عقبہ (رضی اللہ عنہ) زبان
تھامے رکھ۔ اپنے گھر میں بیٹھا رہا کر اور اپنی خطاؤں پر روتا رہ۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں پھر دوبارہ شرف ملاقات سے باریاب ہوا تو آپ ﷺ نے (شفقت فرما
ہوئے خود ہی) میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا:

**یا عقبة بن عامر الا اعلمک خیر ثلاث سور انزلت فـ
التوراة والانجیل والزبور والفرقان العظیم؟ قلت بلی جعلنـ
اللہ فداک قال فاقرانی (قل ھو اللہ احد) و (قل اعوذ برب الفلق
و (قل اعوذ برب الناس) ثم قال یا عقبة لا تنساھن ولا تبت لیلـ
حتی تقراھن ۳۱**

(ترجمہ:) "اے عقبہ بن عامر (رضی اللہ عنہ) کیا میں تمہیں تورات، انجیل، زبور او
قرآن عظیم میں اتری ہوئی تمام سورتوں سے بہترین تین سورتیں بتادوں؟ (آسانی اور ثمرا
کے لحاظ سے)۔ میں نے عرض کیا جی! یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) ارشاد ہو۔ اللہ
(تبارک و تعالیٰ) مجھے آپ ﷺ پر فدا کرے۔ پس آپ ﷺ نے مجھے سورت "قل
ھو اللہ احد"، "قل اعوذ برب الفلق" اور "قل اعوذ برب الناس" پڑھائیں۔
پھر فرمایا اے عقبہ (رضی اللہ عنہ) انہیں نہ بھولنا اور ہر رات انہیں پڑھ لیا کرنا۔ فرماتے ہیں کہ پھ
نے میں انہیں بھولا اور نہ ہی کوئی رات ان کے پڑھے بغیر گزاری"۔

۳۱۔ مجمع الزوائد جلد ۶ ص ۳۰۱، حلیۃ الاولیاء جلد ۶ ص ۲۴۳، در منثور جلد ۸ ص ۶۷۳، الترغیب
والترہیب جلد ۳ ص ۳۰۵، ابن کثیر جلد ۴ ص ۴۹۷۔ (باقی حوالہ جات اگلے صفحہ پر)

حضرت معاویہ ابن معاویہ رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں ۷۰ ہزار فرشتوں کی شرکت!

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں

**کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتبوک فطلعت
الشمس ذات یوم بضیاء و شعاع و نور لم نرھا قبل ذالک فیما
مضی، فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعجب من ضیاءھا و
نورھا، اذا اتاہ جبریل فسال جبریل ماللشمس طلعت لھا نور و
ضیاء و شعاع لم اراھا طلعت فیما مضی؟ قال: ذاک ان معاویہ بن
معاویہ اللیثی مات بالمدینة الیوم، فبعث اللہ الیہ سبعین الف
ملک یصلون علیہ قال بم ذاک یا جبریل؟ قال کان یکثر (قل
ھو اللہ احد) قائما و قاعدا و ماشیا و انا اللیل والنھار استکثر
منھا فانھا نسبة ربکم، و من قراھا خمسین مرة رفع اللہ لہ خمسین
الف درجة و حط عنہ خمسین الف سیئة و کتب لہ خمسین الف
حسنة و من زاد، زاد اللہ لہ قال جبریل فھل لک ان اقبض الارض
فتصلی علیہ! قال نعم فصلی علیہ ۳۲**

(ترجمہ:) "ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میدان تبوک میں تھے، کہ سورج ایسی
روشنی، نور اور شعاعوں کے ساتھ نکلا کہ ہم نے اس سے پہلے ایسا شفاف اور روشن و منور
اسے نہیں دیکھا تھا۔ حضرت جرائیل (امین علیہ السلام) نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں
حاضر ہوئے۔ نبی کریم ﷺ نے (حضرت) جرائیل (امین علیہ السلام) سے فرمایا: کہ آج
سورج کی اس تیز روشنی اور زیادہ نور اور چمکیلی شعاعوں کی کیا وجہ ہے؟ اس سے پہلے ایسا
کبھی نہیں دیکھا۔ عرض کیا (یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) آج مدینہ منورہ میں (حضرت)
معاویہ ابن معاویہ لیثی (رضی اللہ عنہ) کا انتقال ہو گیا ہے۔ جن کی نماز جنازہ پڑھنے کے لئے

۳۱۔ مسند احمد جلد ۴ ص ۱۵۸-۱۴۸، در منثور جلد ۸ ص ۶۸۲، مجمع الزوائد جلد ۷ ص ۱۴۸، ابن کثیر جلد ۴
ص ۴۹۸، مواہب الرحمان جلد ۱۰ ص ۱۰۸۸، معارف القرآن جلد ۸ ص ۸۴۳۔ ۳۲۔ السنن الکبریٰ
للبیہقی جلد ۴ ص ۵۰، قرطبی جلد ۱۰ ج ۲۰ ص ۵۲۰، (باقی حوالہ جات اگلے صفحہ پر)

اللہ (تبارک و تعالیٰ) نے ۷۰ ہزار فرشتوں کو بھیجا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کس عمل کی بنا پر؟ (حضرت معاویہ ابن معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز بخشا گیا ہے تاکہ امت بھی وہ عمل کرے) عرض کیا۔ وہ قل شریف (قل ھو اللہ احد) کو رات دن، چلتے پھرتے، کھڑے بیٹھے، کثرت سے پڑھتے رہتے تھے۔ (پھر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) جو پچاس مرتبہ اس سورت کی تلاوت کرتا ہے اللہ (تبارک و تعالیٰ) اس کے پچاس ہزار درجے بلند فرماتا ہے اور اس کی پچاس ہزار خطائیں مٹا دیتا ہے اور اس کے لئے پچاس ہزار نیکیاں لکھ دیتا ہے اور جو زیادہ پڑھے گا اللہ (تبارک و تعالیٰ) اس کے لئے زیادہ عطا فرمائے گا"۔

(حضرت) جبرائیل (امین علیہ السلام) نے عرض کیا (یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) اگر آپ ﷺ فرمائیں تو میں زمین کو سمیٹ لوں تاکہ آپ ﷺ بھی ان کی نماز جنازہ ادا فرمالیں۔ فرمایا ہاں ٹھیک ہے۔ پس آپ ﷺ نے بھی ان کی نماز جنازہ ادا فرمائی"۔

دوسری سند کے ساتھ اسی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے نماز شروع فرمائی تو آپ ﷺ کے پیچھے فرشتوں کی دو صفیں تھیں اور ہر صف میں ستر ہزار فرشتے تھے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اس مرتبہ کی کیا وجہ ہے؟ عرض کیا "ان کو قل شریف سے محبت تھی اور ہر وقت آتے جاتے اٹھتے بیٹھتے اس کی تلاوت فرماتے رہتے تھے"۔ ۳۳

جو کھانا کھاتے وقت اللہ (جل جلالہ) کا نام لینا بھول جائے وہ کیا کرے؟

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

من نسی ان یسمی علی طعامہ فلیقرا (قل ھو اللہ احد) اذا فرغ ۳۴

(ترجمہ:) "جو شخص کھانا کھاتے وقت اللہ (تبارک و تعالیٰ) کا نام لینا بھول جائے وہ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد قل ھو اللہ احد کی تلاوت کرلے"۔

مواہب الرحمٰن جلد ۱۰ ص ۱۰۸۷، ابن کثیر جلد ۴ ص ۴۹۸، دلائل النبوۃ جلد ۴ ص ۲۴۵، در منثور جلد ۸ ص ۶۷۲۔ ۳۳ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۵۱، دلائل النبوۃ جلد ۴ ص ۲۴۶، ابن کثیر جلد ۴ ص ۴۹۸، تفسیر مواہب الرحمٰن جلد ۱۰ ص ۱۰۸۸۔ ۳۴ در منثور جلد ۸ ص ۶۷۳، حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰ ص ۱۱۴، (باقی حوالہ جات اگلے صفحہ پر)

قل ھو اللہ پڑھنے والا مرنے سے پہلے جنت میں اپنا گھر دیکھے گا:

ان بے شمار صفات و فضائل کے علاوہ مختلف روایات میں درج ذیل ارشادات مصطفوی ﷺ بھی ہیں۔ مثلاً

(۱) **عن کعب ابن عجرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرا فی لیلۃ او یوم (قل ھو اللہ احد) ثلاث مرات کان مقدار القران ۳۵** (ترجمہ:) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے رات یا دن کے وقت تین مرتبہ قل شریف کی تلاوت کرلی وہ ایسے ہے جیسے اس نے تمام نازل شدہ (قرآن پاک) کی تلاوت کرلی"

(۲) **عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: من قرا (قل ھو اللہ احد) ثلاثین مرۃ کتب اللہ لہ براۃ من النار و امانا من العذاب و الامان من الفزع الاکبر ۳۶** (ترجمہ:) "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا جو تیس مرتبہ قل شریف کی تلاوت کرے گا اس (ایمان والے) کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ جہنم سے آزادی کا پروانہ لکھ دے گا۔ اس کے لئے عذاب (دوزخ) سے امن اور قیامت کے بڑے خوف سے امان ہوگی"۔

(۳) "جو ہر روز ۵۰ مرتبہ قل شریف پڑھے گا اسے قیامت کے دن آواز دی جائے گی اے اللہ تبارک و تعالیٰ کی تعریف کرنے والے قبر سے اٹھ اور جنت میں داخل ہوجا"۔ ۳۷

(۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

من قرا (قل ھو اللہ احد) مرۃ بورک علیہ و من قراھا مرتین بورک علیہ و علی اھل بیتہ و من قراھا ثلاث مرات بورک علیہ و علی اھل بیتہ وجیرانہ و من قراھا اثنتی عشرۃ مرۃ بنی اللہ لہ فی الجنۃ اثنی عشر قصرا و من قراھا عشرین مرۃ کان مع النبیین ھکذا و ضم الوسطی والتی تلیھا الابھام و من قراھا مائۃ

کتاب السنی ص ۱۶۳، کتاب الاذکار ص ۱۹۷۔ ۳۵ (در منثور جلد ۸ ص ۶۷۷)۔
۳۶ (در منثور جلد ۸ ص ۶۷۷)۔
۳۷ مجمع الزوائد جلد ۷ ص ۱۴۶، در منثور جلد ۳ ج ۶ ص ۴۱۲ کشف الاسرار جلد ۱۰ ص ۶۶۱۔

مر ۃ غفر اللہ لہ ذنوب خمس و عشرین سنۃ الا الدین و الدم و مر
قرا ھا مائتی مر ۃ غفرت لہ ذنوب خمسین سنۃ و من قرا ھا اربع
مائۃ مر ۃ کان لہ اجرا اربع مائۃ شھید کل عقر جوادہ و اھریق
دمہ' و من قرا ھا الف مر ۃ لم یمت حتی یری مقعدہ من الجنۃ او
یری لہ ۳۸۔ (ترجمہ:) "جس نے قل ھو اللہ احد کی ایک بار تلاوت کی' وہ برکت دیا
گیا۔ جس نے دو مرتبہ تلاوت کی' وہ اور اس کے گھر والے برکت دیئے گئے۔ جس نے تین
مرتبہ تلاوت کی' وہ' اس کے گھر والے اور ہمسائے برکت دیئے گئے۔ جس نے بارہ مرتبہ
تلاوت کی' اللہ (جل جلالہ) اس کے لئے جنت میں بارہ محل تعمیر فرمائے گا۔ اور جس نے بیس
مرتبہ اس کی تلاوت کی' وہ کل قیامت کے دن انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ ہو گا۔ آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان والی اور شہادت والی انگلیوں کو ملا کر مثال دی۔ پھر فرمایا جو ۱۰۰ مرتبہ اس
کی تلاوت کرے گا اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے پچیس سال کے گناہ معاف فرما دے گا اور
دو سو مرتبہ اس کی تلاوت کرے گا اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور
جو چار سو مرتبہ اس کی تلاوت کرے گا اس کو ۴۰۰ شہیدوں کے برابر ثواب دیا جائے گا۔ جس
نے اس سورت (اخلاص) کو ہزار مرتبہ پڑھا' وہ شخص اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک لی
کہ وہ جنت میں اپنا گھر نہیں دیکھ لے گا یا اسے دکھا نہ دیا جائے گا"۔

جمعۃ المبارک کے دن کا عمل:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا "جو شخص جمعۃ المبارک کے دن مسجد میں داخل ہو اور چار رکعت نماز ادا کرے اور ہر
رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد ۵۰ مرتبہ قل ھو اللہ احد کی تلاوت کرے' اس طرح
دو سو مرتبہ ہو جائے گا۔ یہ شخص اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ جنت میں اپنا گھر نہ
دیکھ لے یا دکھایا نہ جائے۔۳۹

قبر کے فتنہ سے آزادی:

حضرت یزید بن عبداللہ بن الشتخیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۳۸۔ قرطبی جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۲۵۰' در منثور جلد ۸ ص ۶۷۶۔ ۳۹۔ قرطبی جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۲۴۹۔

من قرا (قل ھو اللہ احد) فی مرضہ الذی یموت فیہ لم یفتن
فی قبرہ و امن من فتنۃ و حملتہ الملائکۃ یوم القیامۃ باکفھا حتی
تجیزہ الصراط الی الجنۃ۔۴۰

(ترجمہ:) "جو شخص مرض موت میں قل ھو اللہ احد کی تلاوت کرے گا وہ قبر کے
فتنہ میں مبتلا نہیں کیا جائے گا اور اسے قبر کی سختی سے امان دی جائے گی اور فرشتے اس کو
قیامت کے دن اپنی ہتھیلیوں پر اٹھائیں گے۔ یہاں تک کہ وہ جنت کے راستہ کے قریب پہنچا
دیا جائے گا"۔

نماز کے بعد آیت الکرسی اور قل ھو اللہ احد پڑھنا:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

من قراء اٰیۃ الکرسی و "قل ھو اللہ احد" دبر کل صلاۃ
مکتوبۃ لم یمنعہ من دخول الجنۃ الا الموت ۴۱

ترجمہ: "جو شخص ہر فرض نماز کے بعد ایۃ الکرسی اور قل ھو اللہ احد پڑھے
ایسے شخص کے لئے' سوائے موت کے' جنت میں داخل ہونے میں کوئی چیز حائل نہیں
ہے"۔

مصیبت اور برائی سے نجات:

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
ارشاد مقدس ہے:

من قرأ بعد صلاۃ الجمعۃ "قل ھو اللہ احد" و "قل اعوذ برب
الفلق" و "قل اعوذ برب الناس" سبع مرات اعاذہ اللہ بھا من
السوء الی الجمعۃ الاخرٰی ۴۲

(ترجمہ:) "جو شخص جمعۃ المبارک کی نماز کے بعد ۷ مرتبہ سورۃ الاخلاص' سورۃ
الفلق اور سورۃ الناس پڑھے گا اللہ (تبارک و تعالیٰ) اگلے جمعۃ المبارک تک اسے ہر تکلیف

۴۰۔ قرطبی جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۲۴۹' مجمع الزوائد جلد ۷ ص ۱۴۵' در منثور جلد ۸ ص ۶۷۴' شرح الصدور
ص ۱۱۳۔ ۴۱۔ در منثور جلد ۸ ص ۶۷۵' کنز العمال حدیث نمبر ۲۵۷۲۔
۴۲۔ در منثور جلد ۸ ص ۶۷۵' کتاب السنی ص ۱۳۴' کتاب الاذکار ص ۱۴۴۔

سے محفوظ فرمائے گا"۔

دعا کی قبولیت کا وسیلہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

سمع النبی صلی اللہ علیہ و سلم رجلا یقول اللھم انی اسئلک بانک انت اللہ الاحد الصمد الذی لم یلد و لم یولد و لم یکن کفوا احد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم لقد سال اللہ باسمہ الاعظم الذی اذا سئل بہ اعطی و اذا دعی بہ اجاب ۴۳

(ترجمہ:) "نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو سنا وہ کہہ رہا تھا یا الٰہی میں تیرے وسیلے سے سوال کرتا ہوں تو ایک ہے تو بے نیاز ہے نہ تو کسی سے پیدا ہوا نہ تجھ سے کوئی پیدا ہوا اور تیرا کوئی جوڑ بھی شریک نہیں (تیرے جوڑ کا کوئی نہیں)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس نے اللہ (تبارک و تعالیٰ) سے اسم اعظم کے وسیلے سے سوال کیا ہے۔ جب کوئی اس کے وسیلے سے سوال کرتا ہے تو اللہ (تبارک و تعالیٰ) اسے عطا فرماتا ہے اور جب کوئی اس کے وسیلہ سے دعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول فرماتا ہے۔"

پچاس صدیقوں کے برابر درجہ:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے:

من قرا قل ھو اللہ احد مائۃ بعد صلاۃ الغداۃ قبل ان یکلم احدا رفع لہ ذالک الیوم عمل خمسین صدیقا ۴۴

(ترجمہ:) "جس نے صبح کی نماز کے بعد کسی سے کلام کرنے سے پہلے ۱۰۰ مرتبہ "قل ھو اللہ احد" کو پڑھا اس دن کا اس کا عمل ۵۰ صدیقوں کے عمل کے برابر بڑھا دیا جائے گا"۔

مردوں کے شمار کے موافق ثواب:

و یقول السلام علیکم دار قوم مؤمنین و انا انشاء اللہ بکم لاحقون و یقرا یسین و فی الحدیث من قرا الاخلاص احد عشر مرۃ ثم وھب اجرھا الاموات اعطی من الاجر بعدد الاموات ۴۵

۴۳ در منثور جلد ۸ ص ۶۷۸، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۵۷۔ ۴۴ در منثور جلد ۸ ص ۶۷۸۔
۴۵ غایۃ الاوطار ترجمہ در المختار کتاب الصلوٰۃ (باقی حوالہ جات اگلے صفحہ پر)

(ترجمہ:) "اور قبرستان میں زیارت کرتے وقت' یہ الفاظ کہے السلام علیکم دار قوم مؤمنین و انا انشاء اللہ بکم لاحقون ۴۶ (ترجمہ) "یعنی اے ایمان دار قوم کے گھر والو تم پر سلام ہو بے شک اگر اللہ تبارک و تعالیٰ نے چاہا تو ہم تم سے ملیں گے اور سورۃ یٰسین پڑھے اور حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص سورۃ الاخلاص گیارہ بار پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو بخش دے گا تو مردوں کے شمار کے موافق اس کو ثواب دیا جائے گا"۔

گیارہ مرتبہ قل ھو اللہ کا ثواب:

حضرت ابو محمد سمرقندی نے سورۃ الاخلاص کے فضائل میں (مرفوعاً) ذکر کیا ہے کہ "من مر علی المقابر و قرأ قل ھو اللہ احد احدی عشرۃ مرۃ ثم وھب اجرہ الاموات اعطی من الاجر بعدد الاموات" (ترجمہ:) "جس نے قبرستان سے گزرتے ہوئے گیارہ مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھی اور اس کا ثواب مردوں کو بخش (تبارک و تعالیٰ) دیا تو مردوں کی تعداد کے برابر اسے اجر ملے گا"۔ (شرح الصدور ص ۲۹۶)

قبرستان سے گزرتے وقت فاتحہ پڑھنا:

حضرت ابو القاسم سعد بن علی انجانی نے اپنے "فوائد" میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے:

"من دخل المقابر ثم قرا فاتحۃ الکتاب و قل ھو اللہ احد و الھاکم التکاثر ثم قال اللھم انی قد جعلت ثواب ما قرأت من کلامک لاھل المقابر من المؤمنین و المؤمنات کانوا شفعاء لہ الی اللہ تعالی" (ترجمہ:) "جو قبرستان میں داخل ہو اور پھر سورۃ الفاتحہ' قل ھو اللہ احد اور الھاکم التکاثر پڑھے پھر کہے (یعنی یہ دعا کرے) "اے میرے اللہ جل جلالک میں نے جو تیرا قرآن مجید پڑھا ہے اس کا ثواب مومن مردوں اور مومنہ عورتوں دونوں کو عطا فرما' تو وہ قبر والے قیامت کے دن اس کے سفارشی ہوں گے" (شرح الصدور ص ۲۹۶)

۴۶ (مسلم جلد ۱ باب صلوٰۃ الجنازہ جلد ۱ ص ۲۲۳ سطر نمبر ۱ مطبوعہ مطبع نامی منشی نول کشور لکھنؤ (بھارت) ص ۳۱۴، کتاب الاذکار ص ۱۴۲، مشکوٰۃ ص ۱۵۴۔)

واقعہ:

قبر کے پاس قرآن خوانی: (از المغنی لابن قدامہ)

شیخ موفق ابن قدامہ علیہ الرحمہ جو اپنے دور میں حنبلیوں کے امام تھے [(فصل قال: و لا باس بالقراۃ عند القبر) (ترجمہ:) فصل: "فرماتے تھے قبر کے پاس قرآن مجید پڑھنے میں کوئی حرج نہیں"] اور حضرت امام احمد بن حنبل ﷛ سے روایت ہے اذا دخلتم المقابر اقراوا اٰیہ الکرسی و ثلاث مرات قل ھو اللہ احد (ترجمہ:) "جب تم قبرستان میں داخل ہو تو ایک مرتبہ آیت الکرسی اور تین مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھو پھر کہو "اللھم ان فضلہ لاھل المقابر" (یا اللہ بے شک اس کا ثواب قبرستان والوں کے لئے ہیں") ("المغنی" لابن قدامہ جلد ۳ ص ۵۱۸۔)

فقر و تنگ دستی سے نجات کے لئے قل شریف پڑھئے:

حضرت سہل بن سعد ﷛ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں، ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اس نے غربت اور معاشی تنگی کی شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا:

اذا دخلت منزلک فسلم ان کان فیہ احدا او لم یکن فیہ احد ثم سلم علی و اقرأ قل ھو اللہ احد مرۃ واحدۃ ۴۷

(ترجمہ:) "جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کہو خواہ اس میں کوئی ہو یا نہ ہو۔ پھر مجھ پر سلام پڑھو اور ایک مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھو"۔

اس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ (تبارک و تعالیٰ) نے اس پر دولت کی ریل پیل کر دی۔ یہاں تک کہ وہ اپنے ہمسایوں اور قرابت داروں کو دینے لگا"۔

چاولوں کے ایک ایک دانے پر تین تین مرتبہ قل شریف پڑھنا:

قدوۃ المحدثین، عارف باللہ، مخزن برکات ظاہرہ، منبع کرامات باہرہ، برکت مصطفیٰ فی الہند، حامل لواء الحق والدین الشیخ المحقق شیخ المحدثین الشاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز اپنی مشہور زمانہ کتاب "اخبار الاخیار" شریف میں حضرت شیخ ملک زین الدین

۴۷ تفسیر قرطبی جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۲۵۰، تفسیر کبیر جلد ۱۶ جز ۳۲ ص ۱۷۴، کشف الاسرار جلد ۱۰ ص ۶۶۱، جلاء الافہام لابن قیم الجوزی (شاگرد ابن تیمیہ) ص ۲۵۵، (باقی حوالہ جات اگلے صفحہ پر)

وزیر الدین کے حالات میں لکھتے ہیں:

"و تمام متعلقان او از خدمت گاران و غیرہم ہمہ نصف آخر شب برای تہجد بر می خاستند و تا وقت چاشت در منزل او جز باشارت دست و زبان کار نمی شد از جہت مشغولی اوراد و نوافل گویند کہ ویرا شب جمعہ بر روح مطہر رسول اللہ ﷺ مقدار چند من برنج قبولی می پختند کہ بر ہر برنجی سہ کرت "قل ھو اللہ احد" خواندہ می دمیدند"۔ ۴۸

(ترجمہ:) "اور تمام متعلقین اور خدمت گار وغیرہ آدھی رات کے بعد تہجد پڑھنے اٹھ بیٹھتے تھے۔ پھر تہجد کے بعد چاشت کی نماز ختم ہونے تک آپ کے محل میں کوئی شخص اشارہ کے سوا کوئی بات زبان سے نہیں کہتا تھا۔ آپ کے اوراد و وظائف کی یہ حالت تھی کہ جب جمعۃ المبارک کی رات آتی تو کئی من چاول رسول اللہ ﷺ کی روح پر فتوح کو نذرانہ بھیجنے کے لئے پکائے جاتے اور چاولوں کے ہر ہر دانے پر تین تین مرتبہ قل شریف پڑھا جاتا"۔

قارئین کرام کچھ وہ لوگ ہیں جو سارے کھانے پر تین مرتبہ قل شریف پڑھنے پر ناراض ہو جاتے ہیں اور فتوؤں کی بارش کر دیتے ہیں اور اس کھانے کو حرام قرار دے دیتے ہیں۔ دوسری طرف اللہ والے بھی کیا خوب بندگان خدا ہیں کہ ایک ایک دانے پر تین تین مرتبہ قل شریف پڑھتے تھے۔

یہ بے چارے ناراض اور علیحدگی پسند حضرات کہتے ہیں کہ جس کھانے پر ختم شریف پڑھا جائے وہ کھانا حرام ہے۔ حالانکہ ختم شریف میں قرآن پاک کی سورتیں ہی تو پڑھی گئی ہیں اور کسی نہ کسی کو ایصال ثواب کیا گیا ہے۔ نہ تو قرآن مجید پڑھنا حرام ہے اور نہ ہی ایصال ثواب۔ لیکن انہوں نے کبھی غور ہی نہیں کیا کہ وہ کھانا کس پر حرام ہے؟ وہ تو صرف اور صرف شیطان پر حرام ہے، مگر مومنوں کے لئے پاک اور طیب ہے۔ یہ تو اتنی ساری سورتیں ہیں جو ختم شریف میں پڑھی جاتی ہیں۔ احادیث میں آتا ہے کہ جس کھانے پر صرف بسم اللہ شریف پڑھ دی جائے وہ کھانا شیطان نہیں کھاتا۔ قلبی اطمینان کے لئے مندرجہ ذیل کتب احادیث شریف دیکھیں: ۴۹

الصلوٰۃ و السلام علی خیر الانام (ترجمہ: جلاء الافہام از قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری، غیر مقلد) ص ۲۵۶۔ ۴۸ اخبار الاخیار ص ۲۲۷۔ ۴۹ مسلم کتاب الاشربہ، مسند احمد جلد ۵ ص ۳۸۳، جلد ۲ ص ۳۳۶، مشکوٰۃ کتاب الاطعمہ ص ۳۶۳، شرح السنتہ جلد ۶ ص ۶۲، الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۱۲۴۔۱۲۵، (باقی حوالہ جات اگلے صفحہ پر)

محولا بالا احادیث و واقعات سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ قل شریف جب چاہیں جتنا چاہیں پڑھیں۔ دین اسلام نے کوئی پابندی نہیں لگائی۔ جو لوگ قل شریف پڑھنے کو بدعت کہتے ہیں ان کی عقل پر حیرانگی ہوتی ہے یہ لوگ کس قدر بے خبر ہیں کہ ایسی سورت کے پڑھنے کو بدعت کہتے ہیں جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی ازلی ابدی بے مثال صفات بیان ہیں۔

اہل ایمان اپنے وصال شدہ لوگوں کو ایصال ثواب کے لئے دوسرے یا تیسرے دن لاکھوں مرتبہ قل شریف پڑھتے ہیں۔

قرآن مجید کے ایک ایک حرف کی تلاوت پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں۔ سورت اخلاص کے کل ۴۵ حروف ہیں اگر مشدد حروف کو دوبار جمع کیا جائے تو کل ۴۸ حروف بنتے ہیں لہٰذا ایک دفعہ قل شریف کے پڑھنے کے بدلہ میں ۴۸۰ نیکیاں پڑھنے والے کو حاصل ہوتی ہیں۔ جبکہ تہائی قرآن مجید کا ثواب علیحدہ ہے۔ جو خوش نصیب تین ہزار مرتبہ قل شریف کی پڑھائی کرے گا اسے ۱۳لاکھ ۵۰ ہزار یا ۱۴لاکھ ۴۰ ہزار نیکیاں اور ایک ہزار قرآن مجید پڑھنے کے برابر ثواب حاصل ہوگا۔ غور فرمائیں! کتنی برکتیں اس مسلمان مرد یا عورت کو حاصل ہوں گی، جس کو ایصال ثواب کرنے کے لئے اتنی تعداد میں قل شریف کی تلاوت کی جائے گی۔ یہ کم از کم ہے۔ زیادہ سے زیادہ کی کوئی حد نہیں۔

نوٹ: اس کتاب کو اس لئے شائع کیا جا رہا ہے، تاکہ لوگوں کے سامنے مستند انداز میں حقائق پیش کئے جائیں اور پڑھنے والے ہر قسم کی کدورت کو دل سے نکال کر نگاہ دیانت سے مطالعہ فرمائیں، تاکہ شرح صدور ہو۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مقصد و مدعا حاصل ہو۔

کتاب الاذکار ص ۱۹۷، ابوداؤد کتاب الاطعمہ حدیث نمبر ۳۷۶۸، جامع المسانید جلد ۲ ص ۲۵۷، مشکل الآثار جلد ۲ ص ۲۲، کتاب السنی ص ۱۶۳، حدیث نمبر ۴۶۱، مستدرک حاکم جلد ۴ ص ۱۲۱، قرطبی ج۲۰ ص ۷۵ (وغیرہم)

☆ ☆ ☆

کافر کے لئے ایصال ثواب نہیں

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ عاص بن وائل (یہ کافر تھا اس) نے (اپنے بیٹوں کو) وصیت کی کہ (میرے مرنے کے بعد یعنی) اس کی طرف سے سو غلام آزاد کئے جائیں۔ چنانچہ اس (کے ایک) بیٹے (حضرت) ہشام (رضی اللہ عنہ) جو قدیم الاسلام ہیں اور مکہ مکرمہ میں ہی اسلام لے آئے تھے) نے اس کی طرف سے پچاس غلام آزاد کر دیئے پھر اس کے دوسرے بیٹے (حضرت) عمرو بن عاص (رضی اللہ عنہ جو مشہور صحابی ہیں) نے ارادہ کیا کہ اس کی طرف سے باقی پچاس غلام آزاد کر دوں تو انہوں نے کہا (پھر میرے دل میں خیال آیا) کہ میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھ کر ہی ایسا کروں گا۔ چنانچہ وہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میرے باپ نے وصیت کی تھی (کہ اس کے مرنے کے بعد) سو غلام آزاد کرنا۔ (حضرت) ہشام (رضی اللہ عنہ) نے اس کی طرف سے پچاس غلام آزاد کر دیئے ہیں اور پچاس باقی ہیں تو کیا میں اس کی طرف سے غلام آزاد کر دوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انہ لو کان مسلما فاعتقتم عنہ او تصدقتم عنہ او حججتم عنہ بلغا ذالک (اگر وہ مسلمان ہوتا اور تم اس کی طرف سے غلام آزاد کرتے، صدقہ دیتے یا اس کی طرف سے حج کرتے تو اسے ان اعمال کا ثواب پہنچتا۔) (ابوداؤد جلد ۲ ص ۴۳، مشکوٰۃ ص ۲۶۶ عربی، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۶ ص ۲۷۹، المغنی لابن قدامہ جلد ۳ ص ۵۲۱ مختصراً۔)

(اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ صدقہ کافر کے لئے مفید نہیں ہے اور اسے عذاب سے نجات نہیں دلائے گا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمان کو مالی اور بدنی دونوں عبادتوں کا ثواب پہنچتا ہے)۔

تمت بالخیر

دینِ حنیف کا ترجمان

ماہنامہ سیدھا راستہ لاہور

عقائد کی پختگی اور اعمال کی درستگی

کے لئے عام فہم اور آسان سلیس اُردو

میں بیسیوں حوالہ جات سے مزیّن دورِ جدید

میں منفرد حیثیت کا حامل

زیرِ ادارت

منیر احمد یوسفی ایم اے

ملنے کا پتا

۴۹۔ عمر دین روڈ۔ وسّن پورہ۔ لاہور پوسٹ کوڈ ۵۴۹۰۰